الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
دار الافتاء والقضاء
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر 32838 نام سفیان فاروق مطلوب عمومی

تاریخ 1/25/2018 پتہ

رابطہ نمبر موضوع تعزیت کا مسنون طریقہ

ای میل کاتب پیر محمد بلتستانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حضرات مفتیان کرام امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔ بندہ کچھ عرصہ سے ایک مسئلہ کے حوالے سے متذبذب تھا وہ مسئلہ یہ ہے کہ "تعزیت کا مسنون و مستحب طریقہ کیا ہے؟ آیا تعزیت میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت ہے؟ اصل میں ہمارے ہاں پنجاب میں تعزیت کے لیے جب کسی کے گھر جاتے ہیں تو وہاں بیٹھتے ہی ہاتھ اٹھا کر دعا کی جاتی ہے۔ اگر دعا کرنے والا دعا کرکے وہاں ہی بیٹھا ہو اسی دوران جتنے افراد تعزیت کے لیے آتے ہیں مثلاً ۵۰ افراد بھی آئے تو ہر ایک کے ساتھ اس پہلے کو ضرور دعا کرنا پڑتی ہے۔ ورنہ اسے مطعون کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے ہمارے بعض علماء کا خیال ہے کہ ہاتھ اٹھانا دعا کے آداب میں سے ہے لہذا کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض علماء اس کو بدعت قرار دیتے ہیں۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ مہربانی فرما کر مکمل وضاحت کے ساتھ تحقیقی مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب حامداً و مصلیاً

تعزیت کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ میت کے گھر والوں کے پاس جاکر ان کو صبر کی تلقین اور قضاء الٰہی پر رضامندی کی ترغیب دی جائے اور ساتھ ساتھ میت کیلئے دعاء مغفرت بھی کی جائے اور اس موقع پر اگر احادیث مبارکہ میں مذکور الفاظ میں دعاء کی جائے جیسے "عَظَّمَ اللّٰهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ" وغیرہ، تو چونکہ یہ دعاء بھی اذکار متواردہ میں سے ہے لہٰذا اس دعاء میں بھی دیگر اذکار متواردہ کی طرح ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں۔ اور اگر مستقل دعاء مانگی جائے تو دعاء میں ہاتھ اٹھانا آداب دعاء میں سے ہونے کے علاوہ تعزیت کے موقع پر اس انداز سے

(جاری ہے)

دعاء کے دوران ہاتھ اٹھانا بعض روایات سے بھی ثابت ہے، اسلئے اسکو بدعت قرار نہیں دیا جاسکتا ہے مگر اسکو تعزیت کا لازمی حصہ سمجھنا اس طور پر کہ ہر آنے والا شخص ایسا کرے اور نہ کرنے والوں کو مطعون کیا جائے جیسا کہ رواج بن چکا ہے درست نہیں، اس سے احتراز لازم ہے۔

کما فی الدر المختار: و یقول: عظم اللّٰہ اجرک و احسن عزاءک وغفر لمیتک اھ۔ (ج۲، ص۲۴۱)۔

وفی رد المحتار تحت (قولہ کالدعاء) ای کما یرفعھما لمطلق الدعاء فی سائر الأمکنۃ والأزمنۃ علی طبق ما وردت بہ السنۃ، ومنہ الرفع فی الاستسقاء فانہ مستحب اھ۔ (ج۱، ص۵۰۷)۔

وفیہ ایضا تحت (قولہ وباللّٰہ) وقد صرح بعض علمائنا وغیرھم بکراھۃ المصافحۃ المعتادۃ عقب الصلوات مع ان المصافحۃ سنۃ، وما ذاک الا لکونھا لم تؤثر فی خصوص ھذا الموضع، فالمواظبۃ علیھا فیہ توھم العوام بانھا سنۃ فیہ، اھ۔ (ج۲، ص۲۳۵)۔

وفی صحیح البخاری: حدثنا محمد بن العلاء (الی قولہ) ثم رفع یدیہ فقال: "اللھم اغفر لعبید ابی عامر" اھ (ج۲، ص۶۱۹) وکذالک فی الصحیح لمسلم (ج۲، ص۳۰۳)۔

وفی فتح الباری لابن حجر: وقال ابو موسی: قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: اغفر لعبید ابی عامر، اللھم اغفر لعبد اللّٰہ بن قیس ذنبہ" ھذا طرف من حدیث لابی موسی تقدم بطولہ موصولا فی غزوۃ أوطاس من المغازی وفیہ قصۃ قتل ابی عامر اھ۔ (ج۱۱، ص۱۴۷) واللّٰہ اعلم۔

پیر محمد عفا اللّٰہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی
۲۶ جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان معاذ غفر لہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۸/۵/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
بندہ سیف اللّٰہ جمیل
دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی
۲۶/۵/۱۴۳۹ھ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیۃ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیۃ

دار الافتاء
۳۲۸۳۸
۲۸/۵/۱۴۳۹ھ

15/2/18